97019-كيا كم ريٹ كا لباس پہننا زہد ميں شامل ہوتا ہے؟ اہم ضابطے اور مسائل

سوال

1- ميری بيوی لباس کے بارہ ميں ميرے ساتھ اکثر جھگڑتی رہتی ہے کہ بعض اوقات اپنا لباس سلائی کرتا اور اسے پیوند لگا لیتا ہوں، اور قيمتی اور لباس کيوں نہيں پہنتا، بلکہ ميں ہميشہ سستا کپڑا خريدتا ہوں، اور تقريبا لباس بوسيدہ ہی رہتا ہے، اور اکثر يہ کہتی ہے کہ اس طرح دين پر چلنے والوں کے متعلق غلط صورت سامنے آتی ہے، اور ميں اسے بطور زہد و تقوی اور اپنے نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم کے طريقہ واسوہ پر عمل کرتا ہوں.

اور ہميں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی قميص کا قصہ نہيں بھولنا چاہيے.مجھے بتائيں کہ اس کا حل کيا ہے ؟

اور خاص کر جب ہميں يہ معلوم ہے کہ اس دور ميں ايسے لوگ بھی ہيں جنہيں زہد کے معانی کا بھی علم نہيں، ميں نہ تو قيمتی اور مہنگی گھڑياں پہنتا ہوں، اور نہ ہی قيمتی پين اور کوئی تحفہ خريدتا ہوں، اور دوسری جانب ميں بنک ملازم بھی ہوں جو تقاضا کرتا ہے کہ ميں اچھا لباس پہنوں، آپ ميری راہنمائی فرمائيں، اور يہ بتائيں کہ ہم اس کے درميان تطبيق کيسے ديں، کہ کسی صحابی (نام ياد نہيں) نے سفيد لباس زيب تن کيا تو رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم اس سے خوش ہوئے.

2- ميں اچھا جوتا بھی نہيں پہنتا اس ليے کہ مجھے ياد ہے کہ جب ايک صحابی نے اچھا اور آرام دہ جوتا پہنا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہيں نصيحت کرتے ہوئے سستا جوتا لينے کی نصيحت فرمائی تھی، ليکن ميں ايسا کروں تو ميرے پاؤں سخت ہو جائينگے، اور مجھ پر الزام لگے گا کہ ميں اپنے مظہر کا اہتمام نہيں کرتا، اور ميں مخالف ہوں، اور ہم اس سلسلہ ميں رياء کاری جيسی چيز کے مابين کس طرح تطبيق دے سکتے ہيں ؟

اور کيا يہ نفس کو تکليف دينے ميں شمار نہيں ہوتا خاص کر سرديوں ميں تو اپنے آپ کو گرم رکھنے کا اہتمام بھی نہيں کرتا بلکہ مجھے سردی لگنے ميں بھی کوئی مانع نہيں تاکہ مجھے فقير اور تنگ دست لوگ ياد آئے ؟

پسنديدہ جواب

اول :

آپ کا يہ کہنا کہ ميں بنک ملازم ہوں :

اگر تو يہ بنک سودی ہے تو آپ کے ليے اس کی ملازمت کرنا جائز نہيں، چاہے اس بنک کا کوئی بھی کام کرتے ہوں.

اسی ويب سائٹ پر ہم سودی بنکوں ميں ملازمت کے حکم کے متعلق کئی ايک فتاوی جات نقل کر چکے ہيں کہ بنک ملازمت کرنی حرام ہے، اور اس ميں کام کرنا جائز نہيں، اس کی تفصيل ديکھنے کے ليے آپ سوال نمبر (21113) اور (26771) کے جواب کا مطالعہ کريں.

دوم :

کچھ احکام اور حقائق ايسے ہيں جن کا آپ کے ليے جاننا ضروری ہے تاکہ آپ کو يہ پتہ چل سکے کہ آپ نے صحيح کيا کيا ہے اور غلط کيا ہے :

1- نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم کا طريقہ ہی سب سے بہتر اور اچھا طريقہ ہے، چنانچہ نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے ہر قسم کا لباس زيب تن کيا، اور آپ باہر سے آنے والے وفد کے ليے بن سنور کر خوبصورت لباس پہنا کرتے تھے، اور اسی طرح نماز جمعہ نماز عيد کے ليے بھی، اور اس کے ليے خوبصورتی اختيار کرنا جائز ہے.

اور جو شخص رغبت رکھے کہ اس کا لباس اچھا ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار نہیں کیا، اور بندوں پر اللہ کی نعمت کا اثر ظاہر کرنے کی رغبت دلائی، لیکن اس میں تواضع و انکساری اور شرعی زہد پایا جائے، جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ مکمل راہنمائی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عطارد تمیمی کو ایک ریشمی جبہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا، اور وہ شخص بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور ان سے تحفے حاصل کیا کرتا تھا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ میں عطار کو بازار میں ایک ریشمی جبہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا ہے، اگر آپ اسے خرید لیں اور جب عرب کے وفود آپ کے پاس آئیں تو زیب تن کیا کریں، اور جمعہ والے دن پہن لیا کریں (اور ایک روایت میں عید والے دن کے الفاظ ہیں) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (846) صحیح مسلم حدیث نمبر (2068).

حلۃ: دو کپڑوں کو کہتے ہیں۔

سیراء: جس میں ریشم کے خطوط ہوں۔

لاخلاق: حصہ اور نصیب نہ ہو۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز منبر پر فرماتے ہوئے سنا:

"تم میں سے اگر کوئی شخص جمعہ والے دن کے لیے اپنے کام کاج کے لباس کے علاوہ کوئی اور لباس خرید لے تو اس پر کوئی حرج نہیں"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1095) بوصیری نے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث سے شاہد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کہ آپ اس جبہ سے وفود اور جمعہ اور عید کے روز خوبصورتی حاصل کریں سے انکار نہیں کیا، بلکہ اسے برقرار رکھا، بلکہ انکار اس کا کیا کہ یہ ریشم کا ہے اس لیے جائز نہیں۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر "وفود کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا" باب باندھا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث کی باب سے مناسبت میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول ہے: "آپ اس سے وفود کے لیے خوبصورتی حاصل کیا کریں" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا اور انکار نہیں کیا۔

دیکھیں: فتح الباری (501/10).

اور بدر الدین العینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"باب سے مطابقت : یعنی امام بخاری نے جو باب باندھا ہے اس کی مناسبت اور مطابقت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے سمجھ آتی ہے؛ کیونکہ وفود کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورتی اختیار کرنا عادت تھی؛ اس لیے کہ اس میں دین اسلام کی عزت و فخر اور دشمن کے لیے برابری اور ان کے غصہ کا باعث ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے جس وجہ سے انکار کیا وہ یہ تھی کہ وہ جبہ ریشمی تھا، اور آپ نے یہ فرمایا : کہ یہ وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کے لیے مطلقا خوبصورتی اختیار کرنے سے انکار نہیں کیا، حتی کہ علماء کا کہنا ہے : اس حدیث میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ وفود سے ملاقات کرتے وقت بہترین اور اچھا لباس پہننے کی دلیل پائی جاتی ہے ۔

دیکھیں : عمدۃ القاري (147/22).

2- آپ کے لیے سستا لباس پہننا جائز ہے، لیکن آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ پرانے اور بوسیدہ اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنیں، آپ کے لیے پھٹا پرانا لباس پہننا کئی ایک وجوہات کی بنا پر ممنوع ہے :

ا- ہوسکتا ہے یہ لباس شہرت ہو.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی لباس شہرت پہنا اللہ تعالی روز قیامت اسے اسی طرح کا لباس پہنا ئیگا"

اور ایک روایت میں ہے :

"پھر اسے میں آگ دہکائی جائیگا"

اور ایک روایت میں ہے :

اسے ذلت کا لباس پہنایا جائیگا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4029) سنن ابن ماجہ (3606) اور (3607) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2089) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

صرف مہنگا اور قیمتی لباس ہی لباس شہرت نہیں، جیسا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ بعض اوقات بوسیدہ اور پھٹے پرانے کپڑے بھی لباس شہرت میں شامل ہوتے ہیں، اور وہ اس وقت جب اس کے پاس بوسیدہ لباس سے بہتر لباس ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور شہرت والا کپڑا مکروہ ہے، وہ یہ لباس ہے جو عادت سے خارج اور بڑھ کر ہو، اور عادت سے نچلی قسم کا ہو؛ کیونکہ سلف رحمہ اللہ بڑھا ہوا اور نچلا دونوں شہرت کو ناپسند کرتے تھے، اور حدیث میں ہے :

"جس نے بھی لباس شہرت پہنا اللہ تعالی اسے لباس ذلت پہنا ئیگا"

اور امور میں سب سے بہتر میانہ روی ہے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (138/22).

اور شیخ الاسلام یہ بھی کہتے ہیں :

"اور وہ کپڑے جو شہرت کے لیے ہیں وہ لباس ہے جو جس سے لوگوں میں بڑا بننے کا مقصد ہو، اور ان سے اوپر ہونے کا اظہار ہو، یا پھر تواضع اور زہد مقصد ہو"

دیکھیں : مختصر الفتاوی المصریۃ (50/2).

ب یہ اللہ کی اس پر نعمت کا شکرادا کرنے کے مخالف ہیں، اور اس لباس کا ظاہر کرنے میں فقر و تنگ دستی کا دعوی اور اللہ تعالی سے شکوی پایا جاتا ہے !

ابوالاحوص اپنے والد مالک سے بیان کرتے ہیں میں کہتے ہیں میں نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کے پاس جاتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا، اور میرے پاس آتا ہے تو کیا میں اسے اس کا بدلہ دوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نہیں بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو"

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے مجھے پراگندہ لباس میں دیکھا تو فرمانے لگے :

"کیا آپ کے پاس مال ہے ؟

تو میں نے عرض کیا اللہ تعالی نے مجھے ہر قسم کا مال دیا ہے اونٹ بھی ہیں اور بکریاں بھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"تو پھر اللہ کی نعمت کا تجھ پر اثر نظر آنا چاہیے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4063) مسند احمد حدیث نمبر (17231) اور یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں، شیخ ارناؤط اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"وہ اپنی حالت کے مطابق صاف ستھرا اور اچھا لباس زیب تن کرے؛ تا کہ محتاج اور ضرورتمند لوگ اسے پہچان سکیں اور اس سے سوال کر سکیں، اور اس کے ساتھ مقصد کا خیال رکھے، اور اسراف و فضول خرچی نہ کرے.

دیکھیں : فتح الباری (260/10).

ج دین کا التزام کرنے والوں پر طعن کرنے والوں کو آپ موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ ان کے سلوک اور افعال میں طعن کریں.

د یہ فعل امت کے سلف کے طریقہ میں سے نہیں، بلکہ وہ تو ضرورت کے لیے اپنا لباس قیمتی پہنتے تھے.

ھ اس میں گمراہ قسم کے لوگ مثلا صوفی اور پھٹے ہوا لباس پہننے والے جو زہد کے نام پر اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرتے ہیں کی مشابہت ہوتی ہے.

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ابو الفرج بن الجوزی رحمہ اللہ کا قول ہے:

میں چار وجوہات کی بنا پر قیمتی لباس پہننے کو ناپسند کرتا ہوں:

پہلی وجہ: یہ سلف کے لباس میں سے نہیں، بلکہ وہ ضرورت کی بنا پر قیمتی لباس پہنا کرتے تھے.

دوسری وجہ: اس سے فقر و فاقہ کا دعوی ہوتا ہے، حالانکہ انسان کو حکم ہے کہ اللہ تعالی کی نعمت کا اس پر اظہار ہونا چاہیے.

تیسری وجہ:

اس سے نقلی زہد کا اظہار ہوتا ہے، حالانکہ ہمیں اسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے.

چوتھی وجہ:

اس میں شریعت سے باہر کام کرنے والوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے, وہ اسی میں شامل ہوتا ہے.

اور طبری کہتے ہیں:

"کاٹن کے لباس پر اونی لباس کو ترجیح دینے والا غلط ہے حالانکہ اس کے حلال ہونے کی بنا پر اسے استعمال کرنا ممکن ہے"

دیکھیں: تفسیر القرطبی (197/7).

3 اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء لباس و زینت میں سے کوئی بھی چیز اپنے اوپر حرام کرنی جائز نہیں، چاہے وہ قیمتی اور بہت نفیس ہی کیوں نہ ہو، یا اس مطلقا ترک کرنا جائز نہیں، چاہے اس میں آپ کا مقصد اللہ کا قرب حاصل کرنا ہی کیوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟

آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر قیامت کے روز خالصتا اہل ایمان کے لیے ہونگی، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں} الاعراف (32).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ آیت جمعہ اور عید اور وفود اور لوگوں اور بھائیوں سے ملاقات کے موقع پر نفیس اور قیمتی لباس پہننے پر دلالت کرتا ہے.

ابو العالیۃ کہتے ہیں :

جب مسلمان ایک دوسرے کے ہاں ملنے جاتے تو وہ خوبصورت وجمال اختیار کرتے "

دیکھیں : تفسیر قرطبی (196/7).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں :

"اور جو شخص بھی اللہ تعالی کی مباح کردہ چیز میں سے کسی بھی چیز کو بطور تقرب ترک کرتا ہے تو وہ غلطی پر اور گمراہ ہے "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (137/22).

اور ایک دوسری جگہ پر کہتے ہیں :

"اور اسی طرح لباس ہے : چنانچہ جو کوئی بھی مالی بخل کرتا ہوا خوبصورت لباس زیب تن کرنا ترک کرے تو اسے اجر نہیں ملے گا اور جس نے مباح کو حرام کرتے ہوئے بطور عبادت ترک کرے تو وہ گنہگار رہے "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (138/22).

4- جب اللہ تعالی کی جانب سے مباح کردہ لباس اللہ کی نعمت کا اظہار کرنے کے لیے پہنیں تو آپ کو اس پر اجر وثواب حاصل ہوگا چاہے آپ کا لباس انتہائی صاف اور اونچا ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جس نے بھی اللہ تعالی کی جانب سے مباح کردہ لباس پہنا اور کھانا کھایا تا کہ وہ اللہ کی نعمت کو ظاہر اور اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں معاونت حاصل کر سکے تو اسے اس پر اجر وثواب حاصل ہوگا"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (137/22).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے :

"اور جس نے اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار اور اللہ تعالی کی اطاعت میں معاونت حاصل کرنے کے لیے خوبصورت لباس پہنا تو وہ اس پر ماجور ہوگا، اور جس نے ایسا لباس بطور فخر اور غرور و تکبر پہنا تو وہ گنہگار ہوگا؛ کیونکہ اللہ تعالی ہر تکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (139/22).

اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

گندا لباس اور بدصورت لباس ایک موقع پر قابل مذمت ہے، اور ایک جگہ قابل تعریف ہے، اگر یہ شہرت و تکبر کے لیے ہو کو قابل مذمت لیکن اگر تواضع اور انکساری کے لیے ہو تو قابل مذمت ہے، اسی طرح قیمتی لباس اگر تکبر اور غرور و فخر کے لیے ہو تو یہ قابل مذمت ہے، اور اگر خوبصورتی اور اللہ کی نعمت کے اظہار کے لیے ہو تو قابل تعریف ہے "

دیکھیں: زاد المعاد (146/1).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ: جو شخص اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار اور نعمت کا شکر ادا کرنے اور اس جیسا لباس پہننے والے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنے کے مقصد سے خوبصورت لباس پہنا تو اسے مباح لباس پہننا کوئی نقصان اور ضرر نہیں دیگا، چاہے وہ انتہائی نفیس ہی کیوں نہ ہو.

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا.

تو ایک شخص نے عرض کیا: آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتا خوبصورت و صاف ہو.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے، اور خوبصورتی پسند فرماتا ہے، تکبر حق کو مٹانا اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے "

غمط: غین پر زبر اور میم پر جزم جس کا معنی حقارت ہے.

دیکھیں: فتح الباری (260259/10).

5- مسلمان شخص کے لیے قیمتی لباس خریدنا لازم نہیں، بلکہ بعض اوقات تو اس سے روکا جائیگا، یہ اس صورت میں کہ اگر اس کے پاس وہ لباس خریدنے کے مال نہ ہو، یا پھر اس کا مقصد غرور و تکبر اور فخر ہو، اور اگر ایسا لباس دو شرطوں کی بنا پر نہ خریدے تو اسے ترک کرنے کا اجر و ثواب حاصل ہوگا:

پہلی شرط:

وہ تواضع کرتے ہوئے نہ خریدے نہ کہ بخل کرتے ہوئے.

دوسری شرط:

وہ اس کی خریداری مطلقا ترک مت کرے، بلکہ بعض اوقات مختلف مواقع اور تقریبات پر خرید لیا کرے، مثلا شادی بیاہ وغیرہ موقع پر، یا جب اسے ہدیہ دیا جائے تو لے لیا کرے، اہم یہ ہے کہ وہ اس کو پہننا مطلقا ترک مت کرے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جس نے اللہ کے لیے تواضع کرتے ہوئے عمدہ لباس ترک کرے نہ کہ بخل کی بنا پر، اور نہ ہی مطلقا ترک کرنے کا التزام کرتے ہوئے تو اللہ تعالی اس پر اسے اجروثواب عطا کریگا، اور اللہ تعالی عزت وتکریم کا لباس پہنائیگا"

دیکھیں: مجموع الفتاوی (138/22).

6- معاملات وامور میں میانہ روی اختیار کرنا اچھا اور بہتر ہے، تو پھر آپ اپنے آپ کو مہنگا اور بوسیدہ لباس پہننے میں کیوہ محصور کر رہے ہیں؟! اور آپ ان دونوں کا درمیانی لباس زیب تن کرنے کے متعلق کہاں ہیں؟.

ابو الفرج ابن الجوزی کہتے ہیں:

سلف رحمہ اللہ متوسط اور درمیانہ قسم کا لباس پہنا کرتے تھے نا کہ مہنگا اور قیمتی لباس، اور نہ ہی بوسید قسم کا، اور وہ اس میں سے جمعہ اور عیدین اور بھائیوں سے ملاقات کے لیے بہتر اور اچھی قسم کا لباس اختیار کیا کرتے تھے، اور اچھا اور بہتر لباس اختیار کرنا ان کے ہاں کوئی قبیح بات نہ تھی"

دیکھیں: تفسیر القرطبی (197/7) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (139/6).

اور حافظ ابن حجر رحمہ الہ کہتے ہیں:

"حق تو یہ ہے کہ مستقل طور پر اچھا اشیاء استعمال کرنا غرور و تکبر اور اکڑ پیدا کرتا ہے، اور شبہات میں پڑنے کی راہ ہموار پیدا کرتا ہے؛ کیونکہ جو بھی اس کا عادی ہو جائے تو بعض اوقات ایسی اشیاء نہ ملنے کی صورت میں وہ اس سے کم تر اشیاء استعمال نہ کرسکنے کی بنا پر ممنوعہ کام میں پڑ جائیگا، اسی طرح اس کو استعمال کرنا بعض اوقات ایسی چیز کو کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے، اس کی صریح دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

{آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟

آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر قیامت کے روز خالصتا اہل ایمان کے لیے ہونگی، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں} الاعراف (32).

اسی طرح عبادت میں تشدد اور سختی اکتاہٹ پیدا کرتی ہے جو اس کی اصل کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے، اور مثلا فرائض پر اقتصار کرنا اور نفل و نوافل کو ترک کرنے کی عادت بنا لینا عبادت کے معاملہ میں سستی پیدا کرتا، اور امور میں سب سے بہتر میانہ روی ہے" انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (106/9).

7- ہر سستا لباس زیب تن کرنا زہد میں شامل نہیں ہوتا، اہل علم کے زہد میں ان کا قیمتی اور اچھا لباس معارض نہیں ہوتا، اور جو یہ نظریہ رکھتا ہے کہ صرف لباس میں ہی زہد ہے تو وہ غلطی پر ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ آدمی گھر میں انواع واقسام کے قالین استعمال کرتا ہے، اور گاڑیاں اور کھانے پینے کی کئی انواع استعمال کرتا ہے، اور پھر وہ اپنا زہد صرف اپنے لباس اور جوتے میں محصور کر دیتا ہے!

لیکن یہ امت کے عبادت گزار اور زاہد اور علماء کا طریقہ کار نہیں تھا.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک ہزار درہم کا جبہ خریدا جس میں وہ نماز ادا کیا کرتے تھے ۔

اور مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک قیمتی عدنی لباس خریدا تھا اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا لباس ایک دینار کا خریدا جاتا تھا ۔

جو اس عمل سے بے رغبتی کرتا ہے وہ سلف کے اس طریقہ کو ترک کر کے کہاں جا رہا ہے ، اور اس کے بدلے وہ کھدر اور کھردرا اور اون کا لباس پہنتا اور پھر کہتا ہے :

اور تقوی کا لباس بہتر اور اچھا ہے " بہت دوری ہے ، کیا آپ دیکھتے ہیں کہ جن علماء کرام کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے انہوں نے تقوی کا لباس ترک کر دیا تھا ، نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں ! بلکہ وہ تو متقی اور اہل تقوی تھے ، اور معرفت و عقل و دانش رکھنے والے تھے ، اور ان کے علاوہ باقی دوسرے صرف دعوی کرنے والے ہیں ، لیکن ان کے دل تقوی و پرہیزگاری سے خالی ہیں ۔

دیکھیں : تفسیر القرطبی (196/7) .

8- اور اگر آپ کہیں کہ یہ نفس کے ساتھ جہاد ہے ! اور ہمارے سارے افعال اللہ تعالی کے لیے ہیں نہ کہ مخلوق کے لیے !

تو اس کا جواب یہ ہے :

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر کوئی یہ کہے کہ : اچھا اور نیا لباس پہننا پہننا نفس کی خواہش ہے ، اور ہمیں نفس کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے ، اور مخلوق کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا ہے ، حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ ہمارے سارے افعال اللہ کے لیے ہیں نہ کہ مخلوق کے لیے !

تو جواب یہ ہے :

نفس کی ہر خواہش قابل مذمت نہیں ، اور نہ ہی لوگوں کے لیے ہر خوبصورتی اور جمال اختیار کرنا مکروہ ہے ، بلکہ اس سے منع اس وقت کیا جائیگا جب شریعت اس سے روکے گی ، یا پھر دینی معاملہ میں ریاء کاری کی بنا پر ہو ۔

کیونکہ انسان خوبصورت نظر آنا چاہیے ، اور یہ نفس کا حصہ ہے جس میں اس کی ملامت نہیں کی جا سکتی ، اسی لیے اپنے بال کنگھی کرنا اور آئینہ دیکھنا اور اپنی پگڑی سیدھی اور صحیح کرنا ، اور کپڑے کی کھردری سائڈ اندر اور اچھی اور ملائم سائڈ باہر کرنے میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مکروہ ہو ، اور نہ ہی قابل مذمت ہے "

دیکھیں : تفسیر القرطبی (197/7) .

9- غالب طور پر قیمتی لباس پہننا بدن کے لیے افضل اور بہتر اور زیادہ پائدار اور دیرپا ہوتا ہے ، اور بالکل یہی معاملہ جوتے کا بھی ہے کیونکہ یہ پاؤں کے لیے زیادہ راحت اور دیرپا ہوتا ہے ، چنانچہ مسلمان شخص کا اپنی راحت و آرام کی حرص رکھنا اور اس کے لیے زیادہ رقم صرف کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

10- میرے عزیز بھائی آپ اپنے دل کو دیکھیں اور امر و نواہی کے اعتبار سے اپنے حالات کو ٹٹولیں اور خیال کریں، اور اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرنے کے لیے اسے اپنا میزان مت بنائیں، بلکہ اپنا لباس اچھا اور نفیس بنائیں.

اسی لیے بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے :

لباس بادشاہوں والا پہنو، اور اپنے دلوں کو خشیت الہی سے مارو

اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہا کرتے تھے :

جب تم لباس پہنو تو اچھا اور نیا لباس زیب تن کرو، کیونکہ یہ مردوں کی زینت ہے جس سے عزت و تکریم ہوتی ہے.

اور بطور خشوع لباس میں تواضح چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالی تمہاری ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے.

آپ کا گندا اور بوسیدہ لباس تمہارے معبود والہ کے ہاں قرب میں کوئی اضافہ نہیں کرے گا جب آپ ایک مجرم بندے ہوں.

اور جب خشیت الہی اختیار کریں اور حرام سے اجتناب کریں تو آپ کا اچھا اور ستھرا لباس آپ کو کوئی ضرر و نقصان نہیں دیگا.

ابن کثیر رحمہ اللہ اس پر تعلیق یہ لگائی ہے :

یہ بالکل ایسے ہی ہے جس طرح حدیث میں آیا ہے کہ :

" بلاشبہ اللہ تعالی نہ تو تمہاری شکل و صورت کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے کپڑوں کو، بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے "

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اور امام ثوری کہتے ہیں :

" دنیا میں یہ زہد نہیں کہ عبا پہن لی جائے، اور نہ ہی سخت کھانے سے زہد حاصل ہوتا ہے، بلکہ زہد یہ ہے کہ دنیا کی امیدیں کم رکھیں جائیں "

دیکھیں : البدایۃ والنہایۃ (11/8).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

آدمی کو وہ لباس پہننا چاہیے اس کی حالت کے مناسب ہو.

فرمان باری تعالی ہے :

.{صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا جائے تو وہ اس میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالی نے اسے دیا ہے}.

لہذا جو اپنے اوپر اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار، اور اللہ تعالی کی مباح کردہ طیب اور پاکیزہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے بغیر کسی اسراف و فضول خرچی اور بغیر تکبر کے اچھا لباس زیب تن کرے تو اس کے لیے یہ جائز ہے، یہ اس کی قدر اور ورع و تقوی میں کچھ بھی کمی نہیں کریگ، بلکہ ان شاء اللہ حسن قصد کی بنا پر اسے اس کا اجر و ثواب حاصل ہوگا.

اور جس نے اللہ تعالی کے لیے تواضع و انکساری کرتے ہوئے نفیس اور قیمتی لباس ترک کیا تو یہ اچھا امر ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس سے شہرت نہ بن جائے، یا پھر وہ اپنے یا کسی دوسرے پر طیب اور پاکیزہ اشیاء میں سے کوئی چیز حرام نہ کر دے، یا پھر وہ اس طریقہ پر نہ ہو کہ مستقل استعمال کرے، چاہے اس کی کوئی بھی حالت ہو.

شیخ الاسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

قیمتی کپڑوں مثلا ریشمی اور قیمتی لباس وغیرہ سے اجتناب کرنے میں آیا اجر و ثواب حاصل ہوگا یا نہیں؟

ہمیں فتوی دیکر ماجور ہوں.

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

"سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں.

جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے مثلا ریشم تو اس کے ترک کرنے پر بالکل اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، جس طرح اس کو استعمال کرنے والے کو سزا ملتی ہے.....

لیکن مباح اشیاء میں سے زائد اشیاء کے ترک کرنے پر اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور یہ وہ ہیں دینی مصلحت کی بنا پر جن اشیاء کی اسے ضرورت نہیں، جس طرح کہ مباح اشیاء میں اسراف بھی جائز نہیں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ تو وہ اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل بلکہ وہ اس میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں}.

اور ایک مقام پر اللہ تعالی جہنمیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

{بلاشبہ وہ اس سے پہلے فضول خرچی کرنے اور حد سے گزرنے والے تھے}.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

{اور آپ اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ لگا کر بند نہ رکھیں، اور نہ ہی اسے بالکل کھول دیں کہ آپ ملامت اور حسرت کے ساتھ بیٹھ جائیں}.

اور ایک جگہ ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

{اور رشتہ داروں اور مسکینوں، اور مسافروں کو ان کا حق دیں اور فضول خرچی مت کریں کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے}.

مباحات میں حد سے تجاوز کرنا اسراف کہلاتا ہے، اور یہ حرام کردہ ظلم و زیادتی میں شامل ہوتا ہے، اور اس کا زائد ترک کرنا مباح میں شامل ہوتا ہے۔

لیکن مطلقا طور پر مباح امور سے رک جانا؛ مثلا گوشت، اور روٹی کھانے، یا پھر پانی پینے، یا روئی اور کاٹن کا لباس نہ پہننا، بلکہ صرف اونی لباس ہی زیب تن کرنا، اور نکاح و شادی نہ کرنا، اور اسے مستحب زہد میں شمار کرنے والا شخص جاہل اور گمراہ ہے جو عیسائی زاہدوں کی جنس میں شامل ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو اللہ تعالی کی حلال کردہ پاکیزہ اشیاء حرام مت کرو، اور نہ ہی ظلم و زیادتی کرو، یقینا اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}.

{اور اللہ تعالی نے جو تمہیں پاکیزہ اور حلال رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ، اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے اس کا تقوی اختیار کرو}.

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ: صحابہ کرام کی ایک جماعت نے پاکیزہ اشیاء مثلا گوشت وغیرہ نہ کھانے، اور نکاح نہ کرنے کا عزم کیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان لوگوں کا کیا حال ہے جن میں ایک یہ کہتا ہے: میں تو روزہ ہی رکھوں گا، اور کبھی افطار ہی نہیں کرونگا، اور دوسرا کہتا ہے: میں قیام کرونگا اور نیند نہیں کرونگا، اور ایک کہتا ہے: میں گوشت نہیں کھاؤنگا، لیکن میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا، اور قیام بھی کرتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں عورتوں سے شادی بھی کی ہے، اور گوشت بھی کھاتا ہوں، جس نے بھی میری سنت اور طریقہ سے اعراض اور بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں"

اور صحیح بخاری میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟

تو وہ کہنے لگے: یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ سایہ اختیار نہیں کریگا، اور نہ ہی کلام کریگا، اور روزہ رکھے گا۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اسے حکم دو کہ وہ سایہ اختیار کرے، اور کلام بھی کرے، اور بیٹھ جائے، اور اپنا روزہ مکمل کرلے"

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اے ایمان والو ہم نے جو تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرو، اگر تم اس ہی کی عبادت کرتے ہو}.

تو یہاں اللہ تعالی نے پاکیزہ اشیاء کھانے اور شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اور طیب و پاکیزہ وہ ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرے، اور اللہ تعالی نے خبیث اور گندی چیز حرام کی ہے جو اسے نقصان اور ضرر دیتی ہیں، اور اسے اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا جو اللہ کی اطاعت والے اعمال ہیں؛ اور جن امور کا حکم دیا ہے، ان پر عمل کرنے اور ممنوعہ کام کو ترک کرنے کا حکم دیا ... انتہی۔

ماخوذ از: مجموع الفتاوی (22/133-134).

تنبیہ :

اوپر جو کچھ ہم نے کہا ہے اس طرح وہ جوتے کو بھی شامل ہے، اور یہ دونوں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث میں جمع کر کے ذکر کیے گئے ہیں کہ جب یہ بیان کیا گیا کہ :

"آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کا جوتا اچھا ہو"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برقرار رکھا اور اس کا انکار نہیں کیا.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بغیر کسی اسراف و فضول خرچی اور فخر و تکبر کے کھاؤ پیئو، اور لباس پہنو، اور صدقہ و خیرات کرو"

سنن سنائی حدیث نمبر (2559) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3605) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں :

"جو چاہو کھاؤ اور اور جو چاہو پہنو لیکن دو چیزوں کے بغیر فضول خرچی و اسراف اور فخر و تکبر سے"

صحیح بخاری کتاب اللباس (2180/5).

واللہ اعلم.